خوشیوں کا موسم بہار

تحریر:- صبا خاتون بنت عبداللطیف' انڈیا

جذبات انسانی کے دو اہم مظہر ہیں۔ ایک مسرت و شادمانی اور دوسرا رنج والم' اسلام نے جس طرح رنج والم میں صبر و شکیب' غمخواری' بیمار پرسی اور تعزیت جیسے افعال کے ذریعہ اظہار غم کی اجازت دی ہے اسی طرح اس نے جوش مسرت و شادمانی کے مظاہرہ کو بھی جائز قرار دیا ہے۔ بشرطیکہ فخر' غرور' ریا' نمود' تکبر اور دولت کی بے جا فضول خرچی نہ ہو۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے قومی پیمانہ پر مسلمانوں کے لئے بھی سال میں دودن جشن و خوشی کے مقرر فرمائے ہیں۔ پہلا عید الفطر اور دوسرا عید الاضحیٰ۔

مسلمانوں کا سالانہ اجتماع عید الاضحیٰ قریب آرہا ہے اس واقعہ کی یاد میں جو دنیا کی تاریخ میں "ذبح عظیم" کے نام سے موصوم ہے۔ یہ ذبح عظیم دراصل وہ عظیم الشان فدیہ ہے۔ جو دنبہ کی صورت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے پیش کیا گیا۔ یہ ادا اللہ تعالیٰ کو اس قدر پسند آئی کہ اس کو آنے والی نسلوں کے لئے مسنون قرار دیا گیا۔ یہ ادا اللہ تعالیٰ کو اس قدر پسند آئی کہ اس کو آنے والی نسلوں کے لئے مسنون قرار دیا۔ اس لئے امت مسلمہ عید الاضحیٰ کے موقع پر اللہ تعالیٰ کے حضور قربانی پیش کرتے ہیں۔ ان میں جو صاحب مستطیع ہیں وہ اپنا مال قربان کر کے خانہ کعبہ کی زیارت

قربانی کی فضیلت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے کہ اس سے خدا خوش ہوتا ہے دوزخ سے نجات ملتی ہے اور گناہ معاف ہوتے ہیں۔

کرتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے حج ادا کرتے ہیں۔ حج اسلام کے ارکان میں سے ایک رکن ہے جو کہ ہر مستطیع پر فرض ہے۔

حج کے لفظی معنی کسی جگہ کا قصد کرنے اور اس کی طرف آنے کے ہیں۔ شریعت کی زبان میں اس کا معنی مخصوص افعال کے ساتھ تعظیم کی نیت سے خانہ کعبہ کا قصد کرنے اور اس کی طرف آنے کے ہیں۔

حج کی فرضیت واہمیت

حج ہر بالغ صاحب مستطیع پر فرض ہے جو شخص قدرت رکھنے کے باوجود حج نہیں کرتا ہے وہ اپنے مسلمان ہونے کی جھٹلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"واللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا و من کفر فان اللہ غنی عن العالمین۔" (سورۃ آل عمران' آیت ۹۷)

لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اس کے گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو' وہ اس کا حج کرے اور جو اس حکم کی پیروی سے انکار کرے' اسے معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سارے اہل جہاں سے بے نیاز ہے۔

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی الاسلام علی خمس شہادۃ ان لا الہ الااللہ و ان محمدا رسول اللہ و اقام الصلوۃ و ایتاء الزکوٰۃ و الحج و صوم رمضان۔ (الجامع الصحیح للبخاری کتاب الایمان' باب قول النبی ﷺ بنی الاسلام علی خمس ۲/۱۰)

فضیلت اور ثواب

کتاب وسنت میں حج بیت اللہ کی بڑی فضیلت اور تاکید آئی ہے۔ اس کے کرنے سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ حج کہنے کو اگرچہ ایک عبادت ہے مگر فی الواقع اس میں ہر عبادت اور

ہر عمل خیر کی روح موجود ہے۔ اس سے اسلامی شان کا اظہار بھی ہوتا ہے اور آخرت کی یاد دہانی حاصل ہوتی ہے۔ خلاصہ یہ کہ حج دینی اور دنیوی بہت سی خوبیوں کا سرچشمہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"ان اول بیت وضع للناس للذی ببکة مبرکا و هدی للعلمین فیه ایة بینت مقام ابراهیم و من دخله کان امنا۔"
(سورۃ آل عمران، آیت ۹۶،۹۷)

بے شک سب سے پہلی عبادت گاہ جو انسانوں کے لئے تعمیر ہوئی وہ وہی ہے جو مکہ میں واقع ہے۔ اس کو خیر و برکت دی گئی اور تمام جہاں والوں کے لئے مرکز ہدایت بنایا گیا۔ اس میں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں اور اس کا حال یہ ہے کہ جو اس میں داخل ہوا امامون ہو گیا۔

لسان نبوت نے بھی حج کی فضیلت اور اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کے بلند درجہ کا بہت اہتمام اور تاکید کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں:

عن ابی هریرة رضی الله عنه قال سئل النبی صلی الله علیه وسلم ای الاعمال افضل قال ایمان بالله و رسوله قیل ثم ماذا قال جهاد فی سبیل الله قیل ثم ماذا قال حج مبرور۔
(الجامع الصحیح للبخاری، کتاب المناسک، باب فضل الحج المبرور ۱/۲۰۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ "سب سے افضل عمل کون سا ہے" فرمایا "اللہ کی راہ میں جہاد کرنا" پھر عرض کیا گیا "اس کے بعد کون سا ہے" فرمایا "حج مبرور"۔

حج کہنے کو اگرچہ ایک عبادت ہے مگر فی الواقع اس میں ہر عبادت اور ہر عملِ خیر کی روح موجود ہے اس سے اسلامی شان کا اظہارہ بھی ہوتا ہے اور آخرت کی یاددہانی حاصل ہوتی ہے۔ حج دینی اور دنیوی بہت سی خوبیوں کا سرچشمہ ہے۔

عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال صلی الله علیه وسلم من حج هذا البیت فلم یرفث و لم یفسق رجع کیوم ولدته امه۔ (الجامع الصحیح البخاری، ابواب العمرہ، باب قول اللہ و فسوق ولا جدال فی الحج، ۱/۲۴۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "جس شخص نے اللہ کی خوشنودی کے لئے اس کے گھر کا حج کیا اور بد کلامی و بد گوئی اور فسق و فجور سے اپنے آپ کو محفوظ رکھا تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو کر لوٹے گا جیسا اس دن تھا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

جس شخص کو اللہ تبارک و تعالیٰ حج کے ارکان پورا کرنے کی توفیق عطا فرماتا ہے اور اس کی یہ عظیم الشان عبادت جب تکمیل کو پہنچ جاتی ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ یہ ضروری قرار دے دیتا ہے کہ ان عبادتوں کی ادائیگی پر اللہ تعالیٰ کے حضور شکر کا نذرانہ پیش کرے۔ جس کا نام "قربانی" ہے۔ لہٰذا ۱۰، ۱۱، ۱۲ تاریخ کو اللہ تعالیٰ کے حضور شکر کا نذرانہ پیش کیا جاتا ہے۔

قربانی کی فضیلت

کتاب و سنت میں قربانی کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے، بعض علماء کے نزدیک واجب ہے اور بعض کے نزدی سنت موکدہ، لیکن دلائل کی رو سے مقدر والے پر واجب ہو جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

انا اعطینک الکوثر فصل لربک وانحر ان شانئک هوالابتر" (سورۃ کوثر آیت ۱ تا ۳)

ہم نے آپ کو کوثر دیا ہے، پس اپنے رب کے لئے نماز پڑھئے اور قربانی کیجئے یقیناً آپ کا دشمن ہی بے نام و نشان ہے۔

قربانی کی فضیلت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے کہ اس سے خدا خوش ہوتا ہے، دوزخ سے نجات ملتی ہے اور گناہ معاف ہوتے ہیں۔

چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے۔

عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

ماعمل ابن ادم من عمل یوم النحراحب الی اللہ من اہراق الدم وانہ لیاتی یوم "القیامۃ بقرونہاوا شعارھا واظلافھا وان الدم لیقع من اللہ بمکان قبل ان یقع بالارض فطیبوا بھا نفسا" (الجامع الترمذی ابواب الاضاحی ۱/ ۲۷۵)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ یعنی عیداضحی کے دن فرزند آدم کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کو قربانی سے زیادہ محبوب نہیں۔ اور قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں بالوں اور کھروں کے ساتھ آئیگا، اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی رضا اور مقبولیت کے مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ پس اے خدا کے بندو! دل کی پوری خوشی سے قربانیاں کیا کرو۔

قربانی کی جانور کے بارے میں ہدایات

قربانی کا جانور تندرست اور بے عیب ہونا چاہیے لیکن اگر خریدنے کے بعد کوئی نقص پیدا ہوجائے تو کوئی حرج نہیں۔

"عن البراء بن عاذب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل ماذایتقی من الضحایا فشار بیدہ فقال اربعا العرجاء البین ظلعا والعوراء البین عورھا والمریضۃ البین مرضھا والعجفاء التی لاتنقی" (الجامع الترمذی ابواب الاضاحی باب مایجوز من الاضاحی ۱/ ۲۷۵)

حضرت براء بن عاذب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ قربانی میں کیسے جانور سے پرہیز کیا جائے۔ آپ ﷺ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا اور بتایا کہ چار۔ ایک ایسا لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پن بہت کھلا ہوا ہو۔ دوسرے وہ جس کی ایک آنکھ خراب ہوگئی ہو اور وہ خرابی بالکل نمایاں ہو۔ تیسرے وہ جو بہت بیمار ہو۔ چوتھے وہ جو ایسا کمزور اور لاغر ہو کہ اس کی ہڈیوں میں گودا بھی نہ رہا ہو۔

قربانی کے جانور میں شرکت

ایک اونٹ اور ایک گائے میں سات آدمی شریک ہوسکتے ہیں۔ حدیث شریف وارد ہے کہ:

"عن جابران النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال البقرۃ عن سبعۃ والجزور عن سبعۃ" (الجامع الصحیح للبخاری، ابواب الاضاحی باب ماجاء فی الاشتراک فی الاضحیۃ ۱/ ۱۸۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ گائے یا بیل کی قربانی سات آدمیوں کی طرف سے ہوسکتی ہے۔

قربانی کرنے کا طریقہ

ذبح کرنے سے قبل ذبحہ کے ہاتھ پیر باندھ دینا چاہیے تاکہ ذبح کرنے میں سہولت ہو، پھر اس کا رخ قبلہ کی طرف کرکے مندرجہ ذیل دعا پڑھ کر ذبح کرنا چاہئے۔

"انی وجھت وجھی للذی فطر السموات والارض حنیفا و ما انا من المشرکین، ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ بذالک امرت و انا من المسلمین اللھم ھذا منک و لک تقبل منی کما تقبلت من ابراہیم خلیلک بسم اللہ و اللہ اکبر۔" (اسلامی خطبات شیخ الحدیث مولانا عبدالسلام بستوی ۵۹۶)

میں اس اللہ کی طرف متوجہ ہوں جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے، میں سب سے الگ ہو کر صرف خدا کی عبادت کرتا ہوں اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں، میری نماز اور میری قربانی اور میرا مرنا جینا سب اللہ کے لئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں ہے اور مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے اور میں اس کے فرمانبردار لوگوں میں سے ہوں الٰہی میں تیری خوشنودی کے لئے یہ قربانی کرتا ہوں تو اس کو قبول فرما جس طرح تو نے اپنے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی قبول فرمائی ہے اللہ کے نام پر ذبح کرتا ہوں اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے۔

گوشت کی تقسیم

قربانی کا گوشت خود کھانا، دوست احباب اور غریبوں مسکینوں کو کھلانا جائز ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فکلوا منھا و اطعموا البائس الفقیر"۔ (سورۃ حج آیت ۲۸)

تم ان میں سے (یعنی قربانی کے گوشت میں سے) کھاؤ اور تنگدست فقیر کو کھلاؤ، اس آیت میں غرباء نوازی کا حکم دیا گیا ہے کہ

بقیہ صفحہ نمبر 8 پر